۱۸۔اہل بیت سے محبت کرنا ایمان کا جز ہے

اس عقیدے کے بارے میں 7 آیتیں اور 43 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حضورؐ کی تمام بیویاںؓ، اور حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، اور حضرت حسنؓ، اور حضرت حسینؓ یہ سب اہل بیت میں داخل ہیں، اور ہمیشہ ہمیش اہل بیت میں رہیں گے

یہ بھی ضروری ہے کہ اہل بیت کی محبت میں کسی صحابی کو برا بھلا کہنا بالکل ٹھیک نہیں ہے

خاص طور پر، حضرت عائشہؓ، اور حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو برا بھلا کہنا بالکل صحیح نہیں ہے۔

اور جو ان میں اختلاف ہوا ہے وہ اجتہادی غلطی ہے، اللہ ان کو معاف کرے۔

حضرت علیؓ، اور حضرت حسینؓ کے اتنے فضائل کے باوجود، وہ مشکل کشا، یا کارساز نہیں ہیں، اس لئے ان سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے، کیونکہ حضورؐ اسی کی تعلیم دینے تشریف لائے تھے

حضورؐ کی تمنا یہ تھی کہ میں خلیفہ متعین کر کے نہ جاؤں بلکہ جمہوریت باقی رہے، اور امت ہی اپنا خلیفہ منتخب کرے، البتہ آپ کی تمنا یہ تھی کہ حضرت ابو بکرؓ پہلے خلیفہ بنے ،

ان سب کی تفصیل آگے آرہی ہے

اہل بیت میں کون کون حضرات داخل ہیں

حضور ؐ کی تمام بیویاں اہل بیت میں داخل ہیں، کیونکہ بیوی ہی کو گھر والی کہتے ہیں، اس میں سب سے زیادہ حقدار حضرت خدیجہ ؓ ہیں جو حضرت فاطمہ ؓ کی ماں ہیں، انکے ساتھ ہی حضرت عائشہ ؓ، حضرت حفصہ ؓ، اور تمام بیویاں اہل بیت میں داخل ہیں، اوران تمام کے لئے آیت کے مصداق میں پاکیزگی کی فضیلت حاصل ہیں

بعد میں حضور ؐ نے حضرت فاطمہ ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت حسن ؓ، اور حضرت حسین ؓ کو اہل بیت میں داخل کیا، اس لئے بعد میں ان کے لئے بھی، **یطھر کم تطھیرا**، کی فضیلت حاصل ہوگی

کچھ لوگوں نے یہ زیادتی کی ہے کہ ازواج مطہرات، خاص طور پر حضرت عائشہ ؓ اور حضرت حفصہ ؓ کو اہل بیت سے نکال دیا ہے اور مزید ظلم یہ کیا ہے کہ ان کو برا بھلا کہتے ہیں، اور حضرت علی کو اہل بیت میں داخل کرتے ہیں، اوران حضرات کو اتنا بڑھاتے ہیں کہ نبیوں سے بھی ان کا درجہ اوپر کر دیتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہیں

بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ تمام ازواج مطہرت اور حضرت فاطمہ ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت حسن ؓ، اور حضرت حسین ؓ اہل بیت میں داخل ہیں، اور اہل بیت ہونے کے اعتبار سے یہ سب برابر ہیں

اہل بیت میں بیویاں داخل ہیں اس کے لئے یہ آیتیں دیکھیں

1۔ یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض و قلن قولا معروفا ، و قرن فی بیوتکن و لا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولی و اقمن الصلوۃ و آتین الزکوۃ و أطعن اللہ و رسولہ، انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس أھل البیت و یطھرکم تطھیرا ، و اذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ و الحکمة ان اللہ کان لطیفا خبیرا (آیت ۳۱۔۳۴ ،سورت الاحزاب ۳۳)۔

ترجمہ۔اے نبی کی بیویو! اگر تم تقوی اختیار کرو، تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اس لئے تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو، اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور غیر مردوں کو بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا، اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو، اور اللہ اور اس کی رسول کی فرماں برداری کرو، اے نبی کے اہل بیت (گھر والوا) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو، اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو، یقین جانو اللہ بہت باریک بیں اور ہر بات سے باخبر ہے۔

اس آیت میں آپ کی تمام بیویوں کو پہلے، **یا نساء النبی لستن کاحد من النساء** ۔کہہ کر مخاطب کیا، پھر، **کــن** ،جمع مونث حاضر کے ذریعہ سے خطاب کیا ہے، اور یہ بھی کہا کہ اے اہل بیت اللہ تمکو پاک کرنا چاہتے ہیں، اس لئے بیویوں کو اہل بیت میں اللہ نے داخل کیا ہے۔

اس پوری آیت کو دیکھیں کہ، **انما یرید اللہ** ، سے پہلے بھی **کن** ،جمع مونث حاضر کے صیغے سے حضورؐ کی بیویوں کو مخاطب کیا ہے، اور **یطھرکم تطھرا** ، کے بعد بھی **کن** جمع مونث حاضر کے صیغے سے حضورؐ کی بیویوں کو مخاطب کیا ہے، اس لئے درمیان میں، **انما یرید** آلخ سے بھی حضورؐ کی بیویاں ہی

مراد ہیں، اور وہ اہل بیت میں داخل ہیں۔اور بعد میں حضرت فاطمہؓ، اور حضرت علیؓ کو حضورؐ نے اہل بیت میں داخل کیا ہے، اس لئے اہل بیت میں حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ وغیرھا تمام بیویاں داخل ہیں

نکتہ۔۔آیت کے درمیان میں، **لیذھب عنکم الرجس أھل البیت و یطھر کم تطھیرا** ، میں، **عنکم**، اور، **یطھر کم** ، میں جمع مذکر حاضر کا صیغہ لایا ہے ،اس کی وجہ یہ ہے کہ، اہل بیت میں حضور بھی داخل ہیں، اس لئے انکی عظمت کے لئے، **کم**، جمع مذکر حاضر کا صیغہ لائے ہیں اور اس میں تمام بیویاں داخل ہیں

اس حدیث میں ہے کہ آپ کی بیویاں اہل بیت میں پہلے سے داخل ہیں

1۔عن ام سلمة قالت انزلت هذه الآية (انما يريد الخ [آیت۳۳، سورت الاحزاب۳۳] **۔۔۔ قلت و انا معكم يا رسول الله ؟ قال و انت معنا** ۔(طبرانی کبیر، مسند ام حبیبۃ بنت کیسان عن ام سلمۃ ، ج ۲۳، ص ۳۵۷، نمبر ۸۳۹)

ترجمہ۔حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ جب آیت انما یرید الخ نازل ہوئی۔۔۔تو میں نے پوچھا کہ ہم بیویاں بھی آپ کے ساتھ اہل بیت میں داخل ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی ہمارے ساتھ اہل بیت میں داخل ہو

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ، ہم بیویاں بھی اہل بیت اور اایت تطہیر میں داخل ہیں تو، حضورؐ نے جواب دیا کہ تم لوگ بھی اہل بیت میں داخل ہو

2۔عن انسؓ قال بنى على النبى ﷺ بزينب بنت جحش بخبز و لحم ...فخرج

النبی ﷺ فانطلق الی حجرة عائشة فقال السلام علیکم اهل البیت و رحمة الله) فقالت و علیکم السلام و رحمة الله، ،کیف وجدت اهلک ؟ بارک الله لک فتقری حجر نسائه کلهن یقول لهن کما یقول لعائشة و یقلن له کما قالت عائشة ۔(بخاری شریف ، کتاب التفسیر ، باب لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤ ذن لکم الی طعام [آیت ۵۳، سورت]ص ۸۴۳،نمبر ۴۷۹۳)

۔ترجمہ۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ نے روٹی اور گوشت سے زینب بنت جحش کا ولیمہ کیا۔۔۔حضور حضرت عائشہؓ کے کمرے کی طرف گئے اور فرمایا، السلام علیکم اهل البیت و رحمة الله ،تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، پھر انہوں نے پوچھا، کہ آپ نے اپنے اہل ، یعنی اپنی نئی بیوی زینب کو کیسے پایا، اللہ آپ کو برکت دے، حضورؐ تمام بیویوں کے کمروں میں تشریف لے گئے ، اور ہر ایک بیوی کو ایسے ہی کہتے جیسے حضرت عائشہؓ کو کہا تھا، اور سب بیویاں ویسے ہی کہتیں جیسے حضرت عائشہؓ نے کہا تھا

اس حدیث میں تمام بیویوں کو اہل بیت کہا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ بیوی اہل بیت ہوتی ہے، اور حضرت عائشہ، اور حضرت حفصہؓ حضورؐ کے اہل بیت میں داخل ہیں

3۔انطلقت انا و حصین الی زید بن ارقم ....قام رسول الله ﷺ یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة و المدینة ثم قال و اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی ،اذکرکم الله فی اهل بیتی.اذکرکم الله فی اهل بیتی، فقال له حصین و من اهل بیته ؟ یا زید الیس نسائه من اهل بیته ؟ قال نسائه من اهل بیته و لکن اهل بیته من حرم الصدقة بعده۔(مسلم شریف ، باب فضل علی بن طالب ،ص ۱۰۶۱،نمبر ۶۲۲۵/۲۴۰۸)

ترجمہ۔ میں اور حصین زید بن ارقم کے پاس گئے ۔۔۔مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی ایک جگہ ہے جس کا نام خم ہے، وہاں ایک دن ہمارے سامنے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا، میرے گھر والے، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ یاد دلاتا ہوں ،حضرت زیدؓ سے حصینؒ نے پوچھا، حضورؐ کے اہل بیت کون ہیں، حضرت زید! انکی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ تو حضرت زید نے فرمایا، حضورؐ کی بیویاں اہل بیت میں ہیں، لیکن جن لوگوں کو زکوۃ لینا حرام ہے وہ بھی بیویوں کے علاوہ، اہل بیت میں داخل ہیں

ان احادیث میں حضورؐ کی تمام بیویوں کو اہل بیت کہا ہے، اس لئے حضورؐ کی تمام بیویاں اہل بیت میں داخل ہیں اور ان کے لئے تطہیر کی فضیلت حاصل ہے

اس آیت میں اہل سے مراد حضرت موسیٰؑ کی بیوی ہیں

2۔ اذ راٰ نارا فقال لاھله امکثوا انی آنستُ نارا ۔(آیت ۱۰،سورت طہ۲۰)

ترجمہ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کو [موسیٰؑ] کو ایک آگ نظر آئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔

اس آیت میں اہل سے حضرت موسی علیہ السلام کی بیوی صفورہؓ مراد ہیں، اس لئے اہل بیت میں تمام بیویاں داخل ہیں

بعد میں حضورؐ نے حضرت علیؓ، فاطمہؓ،حسنؓ،اور حسینؓ کو اہل بیت میں داخل کیا

آیت کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں پہلے سے داخل تھیں ، بعد میں حضورؐ نے حضرت علیؓ، فاطمہؓ،حسنؓ،اور حسینؓ کو اہل بیت میں داخل کیا ہے اوراب وہ ہمیشہ کے لئے اہل بیت میں داخل ہو گئے

اس کی دلیل یہ حدیث ہے

4۔ قالت عائشه خرج النبی ﷺ غداة و علیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فأدخله ثم جاء الحسین فدخل معه ، ثم جائت فاطمه فأدخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال، انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا ۔ (آیت ٣٣،سورت الاحزاب ٣٣)۔مسلم شریف، باب فضائل اہل بیت النبی ﷺ، ص ١٠٦٧، نمبر ٢٤٢٤ /٦٢٦١ /ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب مناقب اہل البیت، ص ٨٥٩، نمبر ٣٧٨٧)

ترجمہ۔حضورؐ ایک صبح کو نکلے آپ پر کالے بال کی نقشین چادر تھی، حضرت حسن بن علیؓ آئے آپ نے انکو چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت حسین آئے ،انکو بھی حضرت حسن کے ساتھ داخل کرلیا، پھر حضرت فاطمہ آئی ،آپ نے ان کو بھی داخل کرلیا، پھر حضرت علیؓ ،آپ نے انکو بھی چادر میں داخل کرلیا، پھر یہ آیت پڑھی انما یرید اللہ، الخ، ترجمہ۔اے نبی کے گھر والو[اہل بیت] اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور رکھے،اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔

عام طور پر اہل بیت ،یعنی گھر والے، سے لوگ گھر میں رہنے والی بیویوں کو ہی گھر والے سمجھتے ہیں،شادی شدہ بیٹی، داماد،اور نواسوں کو گھر والے نہیں کہتے ہیں،اور اگر یہ حضرات دوسرے گھر میں رہتے ہوں، تو اور بھی انکو گھر والے نہیں کہتے ہیں، اس لئے حضور ؐ نے باضابطہ ان حضرات کو چادر میں داخل کیا، اور بیویوں کے ساتھ حضرت علیؓ، فاطمہؓ،حسنؓ،اور حسینؓ کو اہل بیت میں داخل کیا اور یہ ہمیشہ کے لئے اہل بیت میں داخل ہیں،اور جس طرح ازواج مطہرات کے لئے آیت تطہیر ہے اسی طرح ان حضرات کے لئے بھی اتنی ہی تطہیر ہے،اس سے کم کرنا بھی اچھا نہیں ہے اور بڑھانا بھی اچھا نہیں ہے

اس کی ایک مثال یہ ہے

مدینہ طیبہ حرم نہیں تھا،لیکن حضور ؐ نے اس کو اللہ کے حکم سے حرم بنایا،اسی طرح حضرت فاطمہ،علی،حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اہل بیت میں داخل نہیں تھے لیکن حضور ؐ نے اللہ کے حکم سے انکو اہل بیت میں داخل فرمایا،اور آیت تطہیر میں داخل فرمایا

مدینہ طیبہ کو حضور ؐ نے حرم بنایا اس کے لئے حدیث یہ ہے

۔**عن ابی ھریرہ ؓ ان النبی ﷺ قال حرم ما بین لابتی المدینة علی لسانی**۔(بخاری شریف، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ،ص ۳۰۱،نمبر ۱۸۶۹/ابو داود شریف، کتاب المناسک ،باب فی تحریم المدینۃ،ص ۲۹۵،نمبر ۲۰۳۷)

ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ مدینہ کے دونوں کے دونوں کنارے میری زبان پر حرم قرار دئے گئے۔

اس حدیث میں ہے کہ حضور نے مدینہ کو حرم قرار دیا،اسی طرح حضور ؐ نے حضرت فاطمہ،علی،حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اہل بیت میں داخل فرمایا۔

پہلے یہ حضرات اہل بیت میں داخل نہیں تھے،اور یہ بھی طے ہے کہ یہ اللہ کے حکم سے حضور ؐ نے کیا

اہل بیت سے محبت کرنا ایمان کا جز ہے

اہل بیت کا مقام کتنا اہم ہے کہ دن میں کم سے کم پانچ مرتبہ فرض نماز پڑھی جاتی ہے، اور پانچوں مرتبہ حضورؐ پر درود پڑھا جاتا ہے، اور حضورؐ پر درود کے ساتھ ان کی آل پر بھی درود پڑھنا لازمی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کے اہل بیت اور آپ کی آل کا مقام بہت اونچا ہے، اور ایمان کا جز ہے، اور اس کے علاوہ جب بھی درود شریف پڑھا جائے گا تو حضور کی اولاد اور گھر والوں کے لئے دعا ہوگی، اور قیامت تک ہوتی رہے گی

درود ابرہمی یہ ہے۔ **اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد.الخ ۔**

ترجمہ۔اے اللہ محمدؐ پر درود عطا فرما، اور محمدؐ کے آل پر درود عطا فرما۔

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد.الخ ۔

ترجمہ۔اے اللہ محمدؐ پر برکت عطا فرما، اور محمدؐ کے آل پر برکت عطا فرما۔

غدیر خم کے موقع پر حضورؐ نے تین مرتبہ لوگوں سے فرمایا کہ میرے اہل بیت کے بارے میں بچتے رہنا اور تمام اہل بیت کا پورا احترام کرنا۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ خوارج نے اہل بیت میں سے حضرت علیؓ کو برا بھلا کہا، شامیوں نے اہل بیت میں سے حضرت حسینؓ کو شہید کیا، اور کچھ نے اہل بیت میں سے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو برا بھلا کہا، چونکہ حضورؐ کو ان تینوں زیادتیوں کی اطلاع دے دی گئی تھی، اس لئے آپ نے تین مرتبہ اہل بیت اور گھر والوں کے بارے میں احترام کرنے کی ترغیب دی

حدیث یہ ہے ۔

5۔انطلقت انا و حصینبن سبرۃ الی زید بن ارقم....قام رسول الله ﷺ یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة و المدینة فحمد الله و اثنی علیه و وعظ و ذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشک ان یأتی رسول ربی فأجیب ، و انا تارک فیکم ثقلین ، اولهما کتاب الله فیه الهدی و النور فخذوا بکتاب الله و استمسکوا به فحث علی کتاب الله و رغب فیه ثم قال و اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی ،اذکرکم الله فی اهل بیتی.اذکرکم الله فی اهل بیتی، فقال له حصین و من اهل بیته ؟ یا زید الیس نسائه من اهل بیته ؟ قال نسائه من اهل بیته ۔(مسلم شریف، کتاب فضائل الصحابۃ ،باب من فضائل علی بن طالب ؓ ص۱۰۶۱،نمبر۶۲۲۵/۲۴۰۸)

ترجمہ۔میں اور حضرت حصین زید بن ارقم کے پاس گئے ---مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی ایک جگہ ہے جس کا نام خم ہے، وہاں حضورؐ ایک دن ہمارے سامنے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ،آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی ، وعظ کیا اور یاددلایا، پھر کہا اما بعد،لوگو سنو! ، میں انسان ہوں، ہوسکتا ہے کہ میرے رب کا قاصد آجائے ، اور میں انکی بات قبول کر کے دنیا سے چلا جاؤں، میں دو اہم چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ جاتا ہوں، پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے،جس میں ھدایت اور نور ہے،اس کو مضبوطی سے پکڑو ،قرآن کو پکڑنے کے لئے بہت ترغیب دی، پھر آپؐ نے فرمایا،میرے گھر والے، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ کا عہد یاددلاتا ہوں ، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ کا عہد یاد دلاتا ہوں ، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ،تم کو اللہ کا عہد یاد دلاتا ہوں ،حضرت زیدؓ سے حصینؓ نے پوچھا،حضورؐ کے اہل بیت کون ہیں حضرت زید؟ انکی بیویاں اہل بیت میں نہیں ہیں؟ تو حضرت زیدؓ نے فرمایا،حضورؐ کی بیویاں اہل بیت میں ہیں،

اس حدیث میں تین مرتبہ حضورؐ نے بڑے درد کے ساتھ لوگوں سے کہا کہ میرے گھر والوں کے ساتھ احترام اور محبت کا معاملہ کرنا۔

6۔عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله ﷺ فی حجته يوم عرفة و هو علی ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول ، يا ايها الناس انی قد ترکت فيکم ما ان اخذتم به لن تضلوا ، کتاب الله ، وعترتی اهل بيتی ۔(ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب مناقب اھل البیت ،ص ۸۵۹، نمبر ۳۷۸۶ رمسند احمد، حدیث زید بن ثابت ، ج ۶ ،ص ۲۳۲، نمبر ۲۱۰۶۸)

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا، آپ قصوا اونٹنی پر سوار تھے ، اور خطبہ دے رہے تھے ، میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا ، اے لوگوں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ، اگر تم اس کو پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ، ایک اللہ کی کتاب قرآن ، اور دوسری میرا کنبہ، میرے گھر والے

یعنی قرآن اور اہل بیت کو پکڑو گے تو گمراہ نہیں ہو گے

7۔ عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ أحبوا الله لما يغذو کم من نعمه ، و أحبونی بحب الله و أحبوا أهل بيتی بحبی ۔ (ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب مناقب اھل البیت، ص ۸۵۹، نمبر ۳۷۸۹)

ترجمہ۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ سے محبت کرو، کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے غذا دیتا ہے، اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے بھی محبت کرو، اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے بھی محبت کیا کرو۔

ان سب احادیث میں تمام اہل بیت سے محبت کرنے کی تاکید ہے

سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت فاطمہؓ حضور ﷺ کی چہیتی بیٹی ہیں، اور جگر کا ٹکڑا ہیں جنت کی سردار ہیں، اہل سنت والجماعت ان سے دل سے محبت کرتے ہیں، یہ ہمارے سر کے تاج ہیں ، اور ان کا احترام کرنا ایمان کا جز سمجھتے ہیں ، یہ اور بات ہے کہ حد سے زیادہ نہیں بڑھتے ۔ان سب کی مختصر فضیلت بیان کی جا رہی ہے اس کے لئے احادیث یہ ہیں۔

8۔عن مسور بن مخرمة ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة منى فمن أغضبها أغضبني ۔(بخاری شریف، باب منقبۃ فاطمۃ علیہا السلام، ص ۶۲۶، نمبر ۳۷۱۴)

ترجمہ۔حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، جس نے انکو غصہ دلایا، اس نے مجھ کو غصہ دلایا

9۔عن عائشه قالت كنا ازواج النبى ﷺ عنده لم يغادر منهن واحدة .....فقال يا فاطمة اما ترضى ان تكونى سيدة نساء المومنين او سيدة نساء هذه الامة ؟ قالت فضحكت ضحكى الذى رأيت ۔(مسلم شریف، باب فضائل فاطمہؓ، ص ۱۰۷۸، نمبر ۲۴۵۰ / ۶۳۱۳)۔ترجمہ۔ہم حضور ﷺ کی بیویاں حضور ﷺ کے پاس تھیں، ہم میں سے کسی نے حضور ﷺ کو چھوڑا نہیں تھا ۔۔۔حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ کیا اس بات سے راضی نہیں ہو کہ، تم مومنین کی عورتوں کی سردار بنے ، یا یوں فرمایا کہ، اس امت کی عورتوں کی سردار بنے؟ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ تم لوگ جو مجھے ہنستے ہوئے دیکھی وہ اسی وجہ سے ہنس رہی تھی۔

ان احادیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ مومن عورتوں کی سردار ہیں، اور حضور ﷺ کے دل کا ٹکڑا ہیں

سید ہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وراثت کیوں نہیں دی گئی

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو وراثت نہیں دی اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، خود حضرت علیؓ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ ہاں نبی کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ورنہ حضرت عائشہؓ، اور حضرت حفصہؓ کو بھی بیوی ہونے کی وجہ سے آٹھواں حصہ ملتا، اس لئے اب کسی کو حضرت ابو بکرؓ پر الزام لگانے کی گنجائش نہیں ہے،

احادیث یہ ہیں

10۔ عن عائشة ان فاطمة عليها السلام أرسلت الى ابى بكر تسأله ميراثها من النبى ﷺ مما افاء الله على رسوله ﷺ تطلب صدقة النبى ﷺ التى بالمدينة و فدک و ما بقى من خمس خيبر فقال ابو بكر ان رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة، انما يأكل آل محمد من هذا المال يعنى مال الله ليس لهم ان يزيدوا على الماكل و انى و الله لا أغير شيئا من صدقات رسول الله ﷺ التى كانت عليها فى عهد النبى ﷺ و لاعملن فيها بما عمل فيها رسول الله ﷺ، فتشهد علىؓ ثم قال انا قد عرفنا يا ابا بكر فضيلتک و ذكر قرابتهم من رسول الله و حقهم فتكلم ابو بكر فقال و الذى نفسى بيده لقرابة رسول الله احب الى ان اصل من قرابتى ۔(بخاری شریف، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ ومنقبۃ فاطمۃ علیہا السلام، ص۶۲۶، نمبر۳۷۱۱)

ترجمہ۔حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابو بکر کو خبر بھیجی کہ اللہ نے جو کچھ مال غنیمت دیا ہے اس

میں وراثت دیں ،حضور ؐ کو مدینہ میں ملا تھا،فدک میں ملا تھا اور جو خیبر کا خمس ملا تھا ان سب میں وراثت دیں ،تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ،حضور ؐ نے فرمایا تھا کہ نبی کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی ، ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے، ہاں اس مال میں محمد ؐ کے اہل وعیال بھی کھائیں گے، کھانے سے زیادہ ان کو نہیں ملے گا ،اور حضورؐ کے زمانے میں جیسا تھا میں ان صدقات میں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا ،اور جیسا حضور ؐ نے عمل کیا تھا میں ایسا ہی عمل کروں گا ،اس پر حضرت علی نے گواہی دی[کہ ہاں یہی بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں] پھر حضرت علی نے یہ بھی فرمایا کہ ،اے ابو بکرؓ میں آپ کی فضیلت جانتا ہوں ، پھر حضورؐ سے کیا رشتہ داری ہے اور ان کا کیا حق ہے اس کا ذکر کیا ، پھر ابو بکرؓ نے بات کی اور کہا جس خدا کے قبضے میں میری جان ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں ، کہ رسول اللہ کی قرابت مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں

اس حدیث میں ہے کہ حضور کے مال میں وراثت نہیں ہوتی ،اور حضرت علیؓ نے اس کی تصدیق کی ، پھر یہ بھی دیکھیں وراثت لینے میں صرف حضرت فاطمہ نہیں ہیں ، بلکہ بیوی ہونے کی حیثیت سے حضرت عائشہ وغیرہ کو بھی آٹھواں حصہ ملے گا ،لیکن حضرت ابو بکر نے اپنی بیٹی کو بھی حضورؐ کی وراثت تقسیم کر کے نہیں دی۔

لوگ صرف حضرت فاطمہؓ کی بات کرتے ہیں حضرت عائشہ ،اور حضرت حفصہؓ کی وراثت کی بات نہیں کرتے

11۔عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال لا تقسم ورثتی دينار و لا درهما ، ما تركت بعد نفقة نسائی و مؤنة عاملی فهو صدقة ۔(بخاری شریف، کتاب الوصایۃ، باب نفقۃ القیم للوقف ،ص ۴۵۹، نمبر ۲۷۷۶ /مسلم شریف، کتاب الوصیۃ ، باب ترک الوصیۃ لمن لیس لہ شیء یوصی فیہ ،ص ۷۱۷، نمبر ۱۶۳۴ /۴۲۲۷)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا: میرے وارث دینار اور درہم تقسیم نہیں کریں گے میری بیویوں کے نفقے ، اور کام کرنے والوں کی مزدوری کے بعد جو کچھ چھوڑوں گا وہ امت پر صدقہ ہے۔

اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میری وراثت تقسیم نہیں ہوگی ، میں جو کچھ چھوڑوں گا وہ امت کے لئے صدقہ ہے،اس لئے اس معاملے کو بڑھا کر حضرت فاطمہؓ پر ظلم کہنا بہت بڑی غلطی ہے

12۔عن قیس بن کثیر ...ان الانبیاء لم یورثوا دینارا و لا درھما انما ورثوا العلم ۔

(ترمذی شریف ، کتاب العلم ، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ ،ص۶۰۹ ،نمبر ۲۶۸۲/ابن ماجۃ شریف ،مقدمۃ ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ،ص۳۴ ،نمبر۲۲۳)

ترجمہ۔انبیاء دینار اور درھم کے وارث نہیں بناتے ،وہ صرف علم کے وارث بناتے ہیں

اس حدیث میں موجود ہے کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی ، اس لئے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو وراثت نہیں دی تو اس بات کو بہت بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے

حضرت ابو بکرؓ نے عہد کیا کہ اہل بیت کو جی بھر کر کر دیں گے

حضرت ابو بکرؓ نے وعدہ کیا کہ میں وراثت تو نہیں دوں گا، کیونکہ وہ جائز نہیں ہے، لیکن اپنے اہل وعیال سے زیادہ حضور کے اہل وعیال، اور اہل بیت کو دوں گا، اور ان کی پوری خبر گیری کروں گا

اس کے لئے حضرت ابو بکرؓ کا قول یہ ہے

13۔ عن ابی بکرؓ قال ارقبوا محمدا ﷺ فی اهل بیته ۔ (بخاری شریف، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ ومنقبۃ فاطمۃ علیہا السلام، ص ۶۲۶، نمبر ۳۷۱۳)

ترجمہ۔ حضرت ابو بکرؓ سے یہ روایت ہے کہ حضورؐ کے اہل بیت کے بارے میں پورا خیال رکھا کرو۔

اس حضرت ابو بکرؓ کے قول میں ہے کہ میں خود بھی اہل بیت کا پورا خیال رکھا کروں گا ، اور لوگو! تم بھی اہل بیت کا پورا خیال رکھا کرو

حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کے گلے ملے

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کے اختلاف کو لوگ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں، اور ابھی بھی مسلمانوں میں دشمنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور گلے بھی ملے، جس پر تمام مسلمان خوش ہوئے

حدیث یہ ہے

14۔عن عائشة ...استنكر عليؓ وجوه الناس فالتمس مصالحة ابى بكر و مبايعته و لم يكن يبايع تلك الاشهر ...فقال عليؓ لابى بكرؓ موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكرؓ الظهر رقى المنبر فتشهد و ذكر شان عليؓ و تخلفه عن البيعة و عذره بالذى اعتذر اليه ثم استغفر، و تشهد عليؓ فعظم حق ابى بكرؓ و حدث انه لم يحمله على الذى صنع نفاسة على ابى بكرؓ و لا انكارا للذى فضله الله به و لكنا نرى لنا فى هذ الامر نصيبافاستبد علينا فوجدنا فى انفسنا فسر بذالك ا لمسلمون و قالوا اصبت ، و كان المسلمون الى عليؓ قريبا حين راجع الامر المعروف (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ص۷۱۹، نمبر ۴۲۴۰)۔

ترجمہ ۔حضرت علیؓ کو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ میری طرف توجہ کم دے رہے ہیں، اس لئے حضرت ابوبکرؓ سے صلح کی اور ان سے بیعت کرنے کی درخواست کی، انہوں نے ان چھ مہینوں میں بیعت نہیں کی تھی ۔۔۔حضرت علی نے فرمایا بیعت کے لئے شام کا وقت ٹھیک ہے، جب حضرت ابوبکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر بیٹھے، اور کلمہ شہادت پڑھا، اور حضرت علیؓ کی شان بیان کی، اور اب تک بیعت سے پیچھے

رہے اس کی وجہ بیان کی ،اور حضرت علیؓ نے جو عذر پیش کی اس کا بھی ذکر کیا پھر استغفار کیا۔اور حضرت علیؓ نے کلمہ شہادت پڑھا ،اور حضرت بوبکر کے حق کی عظمت بیان کی ،اور یہ بھی کہا کہ میں نے جو کیا ہے وہ حضرت ابوبکر پر فوقیت کی وجہ سے نہیں کی ہے ،اور اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو فضیلت دی ہے مجھے اس کا انکار بھی نہیں ہے ،لیکن میرا خیال تھا کہ اس معاملے [وراثت میں ، یا خلافت میں] میرا بھی کچھ حصہ ہے ،لیکن مجھے وہ نہیں ملا جس کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہوا[اور اب میں خوشی سے بیعت کے لئے آ گیا ہوں] ،اس سے مسلمان بہت خوش ہوئے ،اور سب نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا ،اور جب حضرت علیؓ نے امر معروف کی طرف رجوع کیا تو لوگ حضرت علیؓ کے بہت قریب آ گئے۔

اس حدیث میں حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی عظمت کی ، اور انکی فضیلت بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ سے بیعت بھی کی ہے ،جس سے اس وقت کے تمام مسلمان بہت خوش ہوئے۔

لیکن افسوس ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر کے جو اتفاق پیدا کیا تھا بعد کے لوگوں نے اس کو ہوا بنایا ،اور مسلمانوں کو دو ٹکڑے کر دئے ،

تمام مسالک والوں کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس بیعت کے بعد حضرت علیؓ نے تینوں خلفاء کے زمانے تک کبھی بھی خلافت نہیں مانگی ،اور نہ اس کی تمنا کی ، بلکہ تمام خلفاء کا دل سے تعاون کرتے رہے ،اور مشورے دیتے رہے تا کہ امت میں انتشار نہ ہو

حضرت علیؓ کے طریقے پر چلتے ہوئے ہم بھی امت کو جوڑنے کے لئے ایک بنے رہتے تو کتنا اچھا ہوتا ، لیکن افسوس ہے کہ ہم کتنے ٹکڑوں میں بٹ گئے ،اور قوم کا شیرازہ بکھر گیا۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حضرت امیر المومنین علی بن طالب رضی اللہ عنہ، امت کے چوتھے خلیفہ ہیں، یہ اہل بیت میں شامل ہیں، اور بہت سے فضائل کے مالک ہیں، یہ بہت نیک دل اور بہادر صحابی تھے، وہ جبال العلم تھے، انہوں نے ،سفر، حضر میں حضورؐ کا ساتھ دیا، ان کے ساتھ خوارج نے اچھا نہیں کیا، اور بہت تنگ کیا، اور آخر انکو ایک خارجی نے شہید کر دیا، جس کی وجہ سے آج تک ہمارا دل رو رہا ہے

ان کی فضیلتیں بہت ہیں، ان میں سے کچھ فضائل کی حدیثیں یہ ہیں

15۔قال النبی ﷺ لعلیؓ انت منی و انا منک ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن طالبؓ، ص۶۲۴، نمبر ۳۷۰۱)

ترجمہ۔حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم میرے ہو، اور میں تمہارا ہوں

16۔سمعت ابراھیم بن سعد عن ابیه قال قال النبی ﷺ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی ۔۔(بخاری شریف، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن طالبؓ، ص ۶۲۵، نمبر ۳۷۰۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا علی کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو، کہ جس طرح ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے لئے تھے، اسی طرح تم میرے لئے ہو۔

17۔عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ انامدینة العلم و علی بابھا ، فمن اراد

العلم فلیأت الباب ۔(مستدرک للحاکم،، باب واما قصۃ اعتزال محمد بن مسلمۃ، ج ۳،ص ۱۳۷،نمبر ۴۶۳۷رطبرانی کبیر، باب مجاھد عن ابن عباس، ج ۱۱،ص ۶۵ ،نمبر ۱۱۰۶۱)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے،جس کو علم حاصل کرنا ہو وہ دروازے کے پاس آئے[یعنی علیؓ کے پاس آئے]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ علم کے اعلی مقام پر فائز تھے، اور واقعی ایسے ہی تھے۔ حضرت کی نہج البلاغہ اس کی واضح مثال ہے

حضرت علیؓ کو حد سے زیادہ بڑھانا بھی ہلاکت ہے ،اوران سے نفرت کرنا بھی ہلاکت ہے

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرے بارے میں دو قسم کے آدمی ہلاک ہوں گے ایک جو میری محبت میں حد سے زیادہ بڑھیں گے، کہ نبی سے بھی زیادہ بڑھایں گے،اور دوسرے وہ جو میرے بغض اور دشمنی میں حد سے زیادہ بڑھیں گے، جیسے خوارج نے کیا

حضرت علیؓ کا ارشاد یہ ہے

18۔عن ابی حبوۃ قال سمعت علیاؓ یقول : یھلک فی رجلان : مفرط فی حبی ، و مفرط فی بغضی ۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، ج ٦، کتاب فضائل، باب فضائل علی بن ابی طالبؓ ص ۳۷۷،نمبر ۳۲۱۲۵/۳۲۱۳۴)

ترجمہ۔حضرت علیؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بارے میں دو قسم کے آدمی ہلاک ہوں گے، ایک وہ جو میری محبت میں حد سے زیادہ بڑھا ہو،اور دوسرا جو میری دشمنی میں حد سے زیادہ بڑھا ہو

19۔عن ابی سوار العدوی قال قال علیؓ لیحبنی قوم حتی یدخل النار فی حبی ، و لیبغضنی قوم حتی یدخلوا النار فی بغضی ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، ج ٦، کتاب فضائل، باب فضائل علی بن ابی طالبؓ ص ۳۷۷،نمبر ۳۲۱۲۴/۳۲۱۳۳)

ترجمہ۔حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھ سے کچھ لوگ [حد سے زیادہ] محبت کریں گے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوں گے،اور کچھ لوگ مجھ سے حد سے زیادہ بغض رکھیں گے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

یہ بالکل واقعہ ہے، کہ کچھ لوگ حضرت علیؓ کی محبت میں حد سے گزر گئے ہیں،اور کچھ حضرت علیؓ کی نفرت

میں حد سے زیادہ گزر گئے ہیں

اہل سنت والجماعت بالکل حق پر ہیں کہ وہ حضرت علیؓ سے دل سے محبت کرتے ہیں لیکن اس میں غلو نہیں کرتے ، کہ نبیوں سے بھی آگے بڑھا دیا جائے ، اور ان سے نفرت تو کرتے ہی نہیں ، بلکہ بے پناہ محبت کرتے ہیں، اور اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں ۔

حضرت علیؓ تمام مومنین کے ولی ہیں، یعنی دوست ہیں

بعض حضرات نے اس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت علیؓ مدد گار ہیں اور مشکل کشا، اور حاجت روا ہیں، لیکن حدیث کا ٹکڑا، **اللهم عاد من عاداه**،
ترجمہ۔ کہ جو حضرت علیؓ سے دشمنی رکھے اے اللہ تو اس کا دشمن بن جا، کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں مولی کا ترجمہ دوست کے ہیں، مدد گار اور مشکل کشا کے نہیں ہے
اس بارے میں اسی کتاب میں، اللہ کے علاوہ سے مدد مانگنا، والا عنوان دیکھیں
کچھ حضرات نے اس حدیث سے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت علیؓ کو حضور ؐ نے خلیفہ اول بنایا ہے، کیونکہ حضرت علی کو ہر مومن کا ولی بنایا ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ولی کا معنی دوست کے ہیں، کہ حضرت علیؓ ہر مومن کے دوست ہیں، المنجد میں، ولی کا معنی قریب، اور محبوب، لکھا ہے

دوست والی حدیث یہ ہے

20۔عن البراء بن عاذب قال اقبلنا مع رسول الله ﷺ فی حجته التی حج فنزل فی بعض الطریق فأمر الصلوۃ جامعة فأخذ بید علی فقال ألست اولی بالمومنین من انفسهم ؟ قالوا بلی ،قال الست اولی بکل مومن من نفسه ؟ قالوا بلی قال فهذا ولی من انا مولاه ، اللهم وال من والاه اللهم عاد من عاداه ۔(ابن ماجۃ شریف، فضل علی بن طالبؓ، ص ۱۹، نمبر ۱۱۶)

ترجمہ۔ حضرت براء بن عاذب فرماتے ہیں کہ ایک حج کے موقع پر ہم حضورؐ کے ساتھ واپس آ رہے تھے،

راستے میں ہم نیچے اترے، حضورؐ نے فرمایا کہ نماز کی جماعت کے لئے تیار ہو جاؤ، پھر حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا، اور فرمایا کہ کیا میں مومنین کو اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟، لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمایا کہ ہر مومن کی ذات سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے پھر کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ، جس کا میں محبوب ہوں اس کا یہ محبوب ہے، اے اللہ جو حضرت علیؓ سے محبت کرے تو اس کا محبوب بن جا، اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن بن جا۔

اس حدیث میں فرمایا کہ جس کا میں ولی حضرت علی اس کے ولی، پھر فرمایا کہ حضرت علی سے جو دوستی رکھے، اے اللہ تو اس کا دوست بن جا، اور جو اس سے دشمنی رکھے، اے اللہ تو اس کا دشمن بن جا۔

نوٹ: ولی کے معنی مددگار کا بھی آتا ہے، لیکن یہاں ولی کا معنی دوست ہے، ولی کا معنی خلیفہ اول کے یا مددگار کے نہیں ہے۔ آپ دعا کے الفاظ پر غور کریں

اس آیت میں مولی، دوست کے معنی میں استعمال ہوا ہے

3۔یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئا و لا ھم ینصرون ۔(آیت ۴۱، سورت الدخان ۴۴)

ترجمہ۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کوئی کام نہیں آئے گا، اور نہ اس کی مدد ہوگی

اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ولی کا معنی دوست کرنا بالکل صحیح ہے

امیر المومنین حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی فضیلتیں

حضرت حسنؓ اور حسینؓ اہل بیت میں سے ہیں ، جنت کے سردار ہیں اور امیر المومنین بھی ہیں ، لیکن شامیوں نے انکو شہید کر دیا ، اور آج تک یہ جھگڑا مسلمانوں کے درمیان جھگڑے کا باعث بنا ہوا ہے، کاش کہ دونوں صلح کر کے آپس میں اتفاق کر لیتے اور عرب کے ملکوں کو اختلاف سے بچا لیتے ، فیا آسفا۔

یہ یاد رہے کہ اہل سنت والجماعت اہل مدینہ کے حمایتی ہیں ۔ وہ نہ حضرت حسینؓ کو شہید کرنے میں شریک ہیں، اور نہ وہ کربلا میں موجود تھے، اور نہ حضرت علیؓ کو شہید کرنے میں شریک ہیں، اور نہ اس سے خوش ہیں، بلکہ آج تک اس ظلم پر افسوس کر رہے ہیں اس لئے اہل سنت کو ملزم ٹھہرانا ٹھیک نہیں ہے۔

انکے فضائل کے بہت احادیث ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں

21۔عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من أحب الحسن و الحسین فقد احبنی و من ابغضھما فقد ابغضنی ۔(ابن ماجۃ شریف، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی بن ابی طالبؓ، ص۲۲، نمبر۱۴۳)

ترجمہ حضورﷺ نے فرمایا، جو لوگ حسن اور حسینؓ سے محبت کرتے ہیں تو گویا کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں، اور جو ان سے دشمنی کرتے ہیں تو گویا کہ مجھ سے دشمنی کرتے ہیں

22۔عن اسامۃ بن زید عن النبی ﷺ انہ کان یاخذہ و الحسن و یقول اللھم انی احبھما فاحبھما ۔(بخاری شریف، باب مناقب الحسن والحسینؓ ص۶۳۱، نمبر۳۷۴۷/ مسلم

شریف، باب من فضائل الحسن والحسینؓ ص ۱۰۷، نمبر ۲۴۲۱/ ۶۲۵۶)

ترجمہ۔حضورؐ حضرت حسین اور حضرت حسن کو گود میں لیتے اور فرماتے، اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی ان سے محبت کیجئے

23۔عن ابی موسی .....رأیت رسول اللہ ﷺ علی المنبر و الحسن بن علیؓ الی جنبه و هو یقبل علی الناس مرة و علیه اخری و یقول ان ابنی هذا سید و لعل اللہ ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین ۔(بخاری شریف، کتاب الصلح، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علیؓ ص ۴۴۲، نمبر ۲۷۰۴)

ترجمہ۔حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو منبر پر دیکھا، کہ حضرت حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے، آپ کبھی لوگوں کی طرف توجہ فرماتے، اور کبھی حسن کی طرف دیکھتے، اور یوں کہتے، میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور ہو سکتا ہے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا

اور ایسے ہی ہوا کہ آپ نے دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائی

24۔عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة و ابو هما خیر من هما ۔(ابن ماجۃ شریف، باب فضل علی بن طالب، ص ۱۹۔نمبر ۱۱۸)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا، حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، اور ان کے والد، حضرت علی ان دونوں سے بہتر ہیں

25۔عن زید بن الارقم قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی و فاطمة و الحسن و

الحسین ، انا سلم من سالمتم و حرب لمن حاربتم ۔(ابن ماجۃ شریف، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی بن ابی طالب، ص۲۲، نمبر ۱۴۵)

ترجمہ ۔حضورؐ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا، جن سے آپ لوگ صلح کریں گے میں بھی ان سے صلح کروں گا، اور جن سے تمہاری جنگ ہے، میری بھی جنگ ہے

یہ خیال رہے کہ اہل سنت والجماعت نے حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے کبھی دشمنی نہیں رکھی ہے، بلکہ ہمیشہ ان سے محبت رکھی ہے، اوران کا احترام کیا ہے، اس لئے ان پر دشمنی کا الزام رکھنا غلط ہے، البتہ شریعت کے حدود سے زیادہ نہیں بڑھے،

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

اگر حضرت خدیجہ ؓ حیات ہوتیں تو یہ بھی اہل بیت میں شامل ہوتیں ، اور آیت تطہیر کے مصداق ہوتیں، کیونکہ یہ بھی حضور ؐ کے گھر والی ہیں، یہ اور بات ہے کہ ان کی وفات کے بعد، ، **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا** ۔(آیت ۳۳،سورت الاحزاب ۳۳) آیت نازل ہوئی آیت تطہیر نازل ہوتے وقت یہ زندہ ہوتیں تو یہ بھی آیت تطہیر میں داخل ہوتیں ، یہ بھی تمام مومنین کی ماں ہیں

ان کی فضیلت کے لئے حدیث یہ ہے

26۔سمعت علی بن طالب یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول خیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد ، و خیر نسائھا مریم بنت عمران ۔(ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب فضل خدیجۃ ؓ ص ۸۷۵، نمبر ۳۸۷۷)

ترجمہ۔ میں نے حضور سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تمام عورتوں میں بہتر خدیجہ بن خویلد ہیں ، اور بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے افضل مریم بنت عمران ہیں

واقعی حضرت خدیجہ بہت افضل ہیں، انہوں نے بے بسی کے عالم میں حضورؐ کا بہت ساتھ دیا، اور بہت تسلی دی، اللہ انکو اس کا بہترین بدلہ دے، آمین یارب العالمین

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی فضیلت

حضرت عائشہ ؓ اہل بیت میں سے ہیں، اوران کا بھی اتنا ہی احترام ہے جتنا دوسرے اہل بیت کا ہے پھر بڑی بات یہ ہے کہ یہ حضور ﷺ کی چہیتی بیوی ہیں، اور پوری امت کی ماں ہیں اس لئے ان کی ادنی توہین بھی جائز نہیں ہے

کیا کوئی بھی آدمی اپنی بیوی کی توہین برداشت کرے گا، یہ کیا ظلم ہے کہ بیٹی اور داماد کی محبت میں انکی بیوی کو برا بھلا کہہ رہے ہیں، ذرا سوچیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں، حضور ؐ زندہ ہوتے تو کیا یہ برداشت کرتے ؟

اگر حضرت عائشہ ؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں کوئی غلطی کی ہے تو اس کو اجتہادی غلطی سمجھیں اور امت کو جوڑنے کے لئے اس کو معاف کر دیں، اور غیروں کے مقابلے پر اب مل کر بیٹھیں،
آپ دیکھتے نہیں کہ غیر مسلم آپ پر کتنا یلغار کر رہے ہیں، اور آپ کے ملکوں کو برباد کر رہے ہیں

حضرت عائشہؓ کے بارے میں یہ آیت ہے

4۔ان الذین جاؤ بالافک عصبة منکم [آیت ۱۱،سورت النور ۲۴] ۔۔۔ **ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات لعنوا فی الدنیا و الآخرة و لهم عذاب عظیم.... و الطیبات للطیبین و الطیبون للطیبات اولٰئک مبرئون مما یقولون لهم مغفرة و رزق کریم** ۔(آیت ۱۱۔۲۶،سورت النور ۲۴)

ترجمہ۔یقین جانو کہ جو لوگ یہ جھوٹی تہمت گھڑ کر لائے ہیں وہ تمہارے اندر ہی کا ایک ٹولہ ہے۔۔۔

یاد رکھو کہ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے، اور ان کو اس دن زبردست عذاب ہوگا۔۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہیں، اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لائق ہیں، اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لائق ہیں یہ پاکباز مرد اور عورتیں ان باتوں سے بالکل مبرا ہیں جو یہ لوگ بنا رہے ہیں، ان پاکبازوں کے حصے میں تو مغفرت ہے اور باعزت رزق ہے

غزوۃ بنو المصطلق میں حضرت عائشہ قافلے سے پیچھے رہ گئی تھیں، اور بعد میں حضرت صفوان بن معطلؓ کے ساتھ قافلے میں آئیں، جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی بن سلول نے حضرت عائشہؓ پر زنا کی تہمت لگائی، ایک مہینے کے بعد اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں، جس میں حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی بیان کی گئی ہے، اس لئے اس پر زنا کی تہمت لگانا سراسر ظلم ہے۔ کیا کوئی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگاتا ہے یا انکو برا بھلا کہتا ہے، یہ کیسی بے حیائی ہے

27۔عن عائشةؓ ان رسول الله كان يسأل في مرضه الذی مات فيه يقول اين انا غدا ؟ اين انا غدا ؟ . يريد يوم عائشة . فأذن له ازواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها ،قالت عائشة فمات في يوم الذی كان يدور علی فيه في بيتی فقبضه الله و ان رأسه لبين نحری و سحری و خالط ريقه ريقی ۔(بخاری شریف، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ص ۷۵۶، نمبر ۴۴۵۰)

ترجمہ۔ جس مرض میں حضور کی وفات ہوئی اس میں پوچھا کرتے تھے کہ کل کس کے یہاں باری ہے؟، کل کس کے یہاں باری ہے؟ حضورؐ یہ چاہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کی باری آجائے، اس لئے باقی بیویوں نے اس کی اجازت دے دی کہ حضور جس کے یہاں چاہیں رات گزاریں، اس لئے وفات

تک حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ، جس دن میری باری تھی اسی دن آپ کی وفات ہوئی، حضور میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اس وقت اللہ نے اپنے پاس بلایا، اوراس آخری وقت میں ان کا تھوک میرے تھوک کے ساتھ ملا۔

حضرت عائشہؓ حضورؐ کی کتنی چہیتی بیوی تھی کہ انکی باری کا انتظار کرتے رہے، اورانہیں کی گود میں آخری وقت گزارا، اور انہیں کی گود میں وفات پائی۔ پھربھی انکو برا کہنا بہت بری بات ہے

28۔انہ سمع انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فضل عائشة علی النساء کفضل لثرید علی سائر الطعام ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشہؓ ،ص ۶۳۳،نمبر ۳۷۷۰)

ترجمہ۔ میں نے حضورؐ کو کہتے سنا ہے کہ عورتوں پر حضرت عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہی ہے، جیسے تمام کھانے پر ثرید کی فضیلت ہے

ان احادیث میں حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

امیر المومنین حضرت ابو بکرؓ کے فضائل

حضرت ابو بکرؓ حضورؐ کے ساتھ رہے، اور ہر حال میں ساتھ دیا اور وہ خدمات انجام دی جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

،انکے تدبر، حکمت عملی، رعب اور دبدبہ، اور جوان مردی سے امت دو ٹکڑے ہونے سے بچ گئی، ورنہ جو حال حضرت علیؓ کے آخری زمانے میں ہوا وہی حال حضورؐ کی وفات کے بعد ہو جاتی۔

اس کے لئے انسانوں کی فطرت پر غور کریں اور اس زمانے کے حالات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں

انکے فضائل کی آیتیں یہ ہیں

5۔اذ اخرجه الذين كفروا ثاني الاثنين اذ هما في الغار، اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا (آیت ۴۰،سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔اللہ اس کی مدد اس وقت کر چکا ہے، جب انکو کافروں نے ایسے وقت مکہ سے نکالا تھا جب وہ دو آدمیوں میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے

یہ آیت بھی حضرت ابو بکرؓ کی شان میں نازل ہوئی، کیونکہ حضورؐ کے ساتھ صرف وہی غار ثور میں تھے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

29۔عن البراء قال اشترى ابو بكر من عازب رحلا .....هذ الطلب قد لحقنا يا

رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب المہاجرین وفضلہم ،ص۶۱۳،نمبر۳۶۵۲/۳۶۵۳)

ترجمہ۔حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عازب سے ایک اونٹ خریدا۔۔۔ یہ ہمیں تلاش کرنے والے ہیں جو ہمارے قریب آگئے ہیں یا رسول اللہ،تو حضورؐ نے فرمایا،ابوبکر غم نہ کرو،اللہ ہمارے ساتھ ہے

حضرت ابوبکرؓ کتنے مدبر اور حضورؐ کے قابل اعتماد تھے کہ ہجرت جیسے خطرناک سفر کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو چنا،اور انہوں نے بڑی حکمت عملی سے اس کو انجام دیا ،اور مدینہ تک حضورؐ کو پہونچایا۔

6۔و لا یأتل اولو الفضل منکم و السعۃ ان یوتو آاولی القربی و المساکین و المھاجرین فی سبیل اللہ و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان غفر اللہ لکم و اللہ غفور رحیم ۔(آیت ۲۲،سورت النور۲۴)

ترجمہ۔اور تم میں سے جو لوگ اہل خیر ہیں،اور مالی وسعت رکھتے ہیں وہ ایسی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے،اور انہیں چاہئے کہ معافی اور درگزر سے کام لیں،کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تمہاری خطائیں بخش دے،اور اللہ بہت بخشنے والا،بڑا مہربان ہے۔

حضرت مسطح بن اثاثہؓ حضرت ابو بکر کے رشتہ دار تھے،حضرت ابو بکر حضرت مسطح کی مالی مدد کرتے تھے،یہ بھی حضرت عائشہؓ کی تہمت میں بھول سے شریک ہو گئے،اس لئے حضرت ابو بکر نے قسم کھائی کہ اس کی مدد نہیں کروں گا،اس پر یہ آیتیں نازل ہوئی،اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے مسطح کی مدد بحال کردی تھی

حضرت ابوبکرؓ کی کتنی بڑی شان ہے کہ انکی شان میں یہ آیتیں نازل ہوئیں

30۔عن ابن عباس رضؓ عن النبی ﷺ قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر و لکن اخی و صاحبی ۔(بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، ص۶۱۴، نمبر ۳۶۵۶)

ترجمہ۔حضورؐ سے روایت ہے کہ اگر میں خلیل بناتا، تو ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن یہ میرے بھائی ہیں، میرے ساتھ رہنے والے ہیں [اور خلیل صرف اللہ ہے]

31۔عن حذیفة قال قال رسول اللہ ﷺ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر ۔ (ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر، ص۸۳۴، نمبر ۳۶۶۲)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا، میرے بعد ابو بکر، اور عمر کی اقتداء کرو

32۔عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی [علیؓ]ای الناس خیر بعد رسول اللہ ﷺ قال ابو بکر ، قلت ثم من ؟ قال ثم عمر و خشیت ان یقول: عثمان ، قلت ثم انت ؟ قال ما انا الا رجل من المسلمین ۔(بخاری شریف، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ، ص۶۱۶، نمبر ۳۶۷۱/ابوداود شریف، باب التفضیل، ص۶۵۴، نمبر ۴۶۲۹)

ترجمہ۔محمد بن حنفیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد علیؓ سے پوچھا کہ حضورؐ کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہیں، تو حضرت علیؓ نے فرمایا، ابو بکر، میں نے پوچھا اس کے بعد کون ہیں؟ تو کہا عمر ہے، مجھے ڈر ہوا کہ اس کے بعد حضرت عثمان کا نام نہ لے لیں، اس لئے میں نے پوچھا کہ آپ کس نمبر پر ہیں؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں تو عام مسلمان کا ایک آدمی ہوں ۔

اس قول صحابی میں خود حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا اقرار کیا ہے، تو دوسرے حضرات انکی

فضیلت کا انکار کیوں کرتے ہیں۔

33۔عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول الله ﷺ فنخیر ابا بکر ، ثم عمر ، ثم عثمان رضی الله عنهم ۔(بخاری شریف، فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ، ص ۶۱۴، نمبر ۳۶۵۵)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں لوگوں میں سب سے بہتر ابوبکرؓ کو قرار دیتے تھے، پھر حضرت عمرؓ کو پھر حضرت عثمانؓ کو

34۔عن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی ﷺ لا نعدل بابی بکر احدا ، ثم عمر ، ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی ﷺ لا نفاضل بینهم ۔(بخاری شریف،باب مناقب عثمان بن عفان ابی عمر القرشی ؓ ،ص ۶۲۲ ،نمبر ۳۶۹۸ /ابو داود شریف ، باب التفضیل ،ص ۶۵۴ ،نمبر ۴۶۲۸)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں،حضورؐ کے زمانے میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح کسی اور قرار نہیں دیتے تھے، پھر حضرت عمرؓ کو، پھر حضرت عثمانؓ کو پھر حضورؐ کے صحابیوں میں سے کسی کو کسی پر فوقیت نہیں دیتے تھے

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علیؓ افضل سمجھے جاتے تھے۔اور امت نے اسی ترتیب سے ان حضرات کو خلیفہ بنایا۔اس بارے میں کوئی غلطی نہیں کی اور نہ کسی کا حق دبایا۔

حضرت ابو بکرؓ ان صحابہ میں سے افضل تھے

35۔فحمد الله ابو بكر و اثنى عليه ......فقال عمر بل نبيعك انت سيدنا و خيرنا و احبنا الى رسول الله ﷺ، فاخذ عمر بيده فبايعه و بايعه الناس ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل الصحابۃ باب، ص۶۱۶، نمبر ۳۶۶۸)

ترجمہ۔حضرت ابو بکرؓ نے حمد وثنا کی ۔۔۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں، آپ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے اچھے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی، اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔

اس قول صحابی میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ ہم میں سے سب سے بہتر بھی تھے، اور حضورؐ کے سب سے زیادہ قریب بھی تھے اسی لئے سب نے مل کر ان کو خلیفہ بنایا تھا

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی

اکثر روایت میں یہی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی ہے، لیکن اس ضعیف روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ پڑھوائی

حضرت ابو بکرؓ کے لئے یہ کیا کم فضیلت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہؓ کا جنازہ پڑھوایا۔اس کے لئے عبارت یہ ہے

36۔عن الشعبی ان فاطمۃؓ لما ماتت دفنھا علیؓ لیلا و اخذ بضبعی ابی بکر الصدیق فقدمہ یعنی فی الصلاۃ علیھا ۔(بیہقی، کتاب الجنائز، باب من قال الوالی احق بالصلاۃ علی المیت من الوالی، ج ۴،ص ۴۶،نمبر ۶۸۹۶)

ترجمہ۔حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہوا تو حضرت علی نے ان کو رات کے وقت دفن کیا۔اور حضرت ابو بکرؓ کے باہوں کو پکڑ کر آگے بڑھایا، یعنی حضرت فاطمہ پر نماز جنازہ پڑھائیں

حضرت ابو بکرؓ،اور حضرت عمرؓ حضورؐ کے خسر ہیں

یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حضورؐ کے خسر ہیں، ان دونوں نے اپنی اپنی بیٹیاں حضورؐ کو دی ہیں، اس لئے انکو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے ، یہ کون برداشت کرے گا کہ کوئی ان کے خسر کو برا بھلا کہے

ان دونوں حضرات کی حکمت عملی سے مسلمانوں میں انتشار نہیں ہوا، اگر ان دونوں کا رعب، دبدبہ، اور حکمت عملی نہ ہوتی تو جو انتشار اور اختلاف حضرت علیؓ کے آخری زمانے میں ہوا، وہی انتشار اور اختلاف حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں ہو جاتا۔۔اس وقت کے حالات پر غور کر کے فیصلہ کریں

امیر المومنین حضرت عمرؓ کے فضائل

37۔عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر .

عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ لقد کان فیما فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یُکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی منہم أحد فعمر ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب، ص۶۲۰، نمبر۳۶۸۹)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ: تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی محدث ہوتا تو وہ عمر ہوتے

ابو ہریرۃ نے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ہوتے تھے جو نبی تو نہیں ہوتے، لیکن فرشتہ ان سے بات کرتے تھے، اگر امت میں یہ ہوتے تو حضرت عمرؓ ہوتے

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ محدث بنتے، لیکن اس امت میں محدث کا درجہ نہیں ہے اس لئے وہ محدث نہیں بن سکے،

باقی فضیلتیں، حضرت ابو بکرؓ کے عنوان میں گزر چکی ہیں

حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے داماد ہیں

ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، اور حضرت فاطمہ ؓ کی بیٹی حضرت ام کلثوم ؓ سے ۱۷ھ میں نکاح کیا، اور حضرت علیؓ کے داماد بنے، اس لئے ان کو برا بھلا کہنے کی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ حضرت علیؓ نے انکو اپنا داماد بنایا ہے۔

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

38۔ان عمر بن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء المدينة فبقى مرط جيد فقال له بعض من عنده يا امير المومنين اعط هذا ابنة رسول الله التى عندك يريد ام كلثوم بنت على فقال عمر ام سليط احق ۔(بخاری شرف، کتاب الجهاد والسير ، باب حمل النساء القرب الى الناس فى الغزو، ص ۴۷۶، نمبر ۲۸۸۱)

ترجمہ۔حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں میں چادر تقسیم کی، ایک اچھی چادر باقی رہ گئی، تو جوان کے پاس تھے ان میں سے کسی نے کہا، امیر المومنین یہ چادر رسول کی اس بیٹی کو دیجئے جو آپ کے پاس ہے، یعنی ام کلثوم بنت علیؓ کو دیجئے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ام سلیط اس کا زیادہ حقدار ہے۔

اس حدیث میں ہے کہ ام کلثوم حضرت عمر ؓ کی بیوی تھیں۔

39۔سمعت نافعا ... و وضعت جنازة ام كلثوم بنت على امرأة عمر بن الخطاب و ابن لها يقال له زيد وضعا جميعا و الامام يومئذ سعيد بن بن العاص ۔(نسائی شریف، کتاب الجنائز، باب اجتماع جنائز الرجال والنساء، ص ۲۷۸، نمبر ۱۹۸۰)

ترجمہ۔نافعؒ سے سنا ہے کہ۔۔۔ام کلثوم بنت علیؓ جو حضرت عمرؓ کی بیوی تھیں ان کا جنازہ،اور ان کے بیٹے زید کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا،اور ان دونوں کی امامت سعید بن عاصؓ نے کی

اس قول صحابی میں ہے کہ ام کلثوم بن علیؓ،حضرت عمرؓ کی بیوی تھیں،ان کی شادی سن ھجری ۱۷ھ میں حضرت عمر سے ہوئی تھی۔

جب حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو داماد بنایا،اور اتنی محبت کی تو اب ہم لوگوں کو چیخنے کی ضرورت کیا ہے ،اور کیوں اس کی وجہ سے ہم اپنے میں لڑائی کریں،اور مسلمانوں کے دو ٹکڑے کریں۔

یہ بہت سمجھنے کی چیز ہے

امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے فضائل

40۔ان عائشة قالت كان رسول الله مضطجعا فی بيتی كاشفا عن فخذه....ثم دخل عثمان فجلست و سويت ثيابک، فقال الا استحيى من رجل تستحيى منه الملائكة۔(مسلم شریف، کتاب فضائل الصحابۃ، ص ۱۰۵۶، نمبر ۶۲۰۹/۲۴۰۱)

ترجمہ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ میرے گھر میں پنڈلی کھولے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔پھر حضرت عثمان آئے تو آپؓ بیٹھ گئے اور کپڑا ٹھیک کرلیا، تو حضورؐ نے فرمایا کہ جن سے فرشتے شرم کرتے ہوں تو کیا میں ان سے شرم نہ کروں؟

41۔عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: لكل نبی رفيق فی الجنة و رفيقی فيها عثمان . ۔(ابن ماجۃ شریف، کتاب المقدمۃ، باب فضل عثمانؓ، ص ۱۷، نمبر ۱۰۹)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ، جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہوگا، اور میرے رفیق عثمانؓ ہوں گے

42۔عن ابی هريرة ان النبی ﷺ لقی عثمان عند باب المسجد فقال يا عثمان هٰذا جبريل اخبرنی ان الله قد زوجک ام كلثوم بمثل صداق رقية ، علی مثل صحبتها ۔ (ابن ماجۃ شریف، کتاب المقدمۃ، باب فضل عثمانؓ، ص ۱۸، نمبر ۱۱۰)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ، مسجد کے دروازے کے پاس حضورؐ کی ملاقات حضرت عثمان سے ہوئی، تو آپؐ نے فرمایا، اے عثمان یہ جبریلؑ ہیں جو مجھے یہ خبر دے رہے ہیں کہ رقیہ کا جتنا مہر تھا اسی کے بدلے میں تمہارا نکاح ام کلثوم سے کرایا، اور جس طرح آپ نے ان کی خدمت کی تھی، اسی انداز کی خدمت میں نکاح کرایا۔۔

حضرت عثمانؓ حضور کے اتنے پیارے تھے کہ حضورؐ نے دوسری بیٹی بھی انکے نکاح میں دیا

43۔عن ابی هریره قال وقف رسول الله ﷺ علی قبر ابنته الثانیة التی کانت عند عثمان فقال الا ابا ایم ، الا اخا ایم تزوجها عثمان ، فلو کن عشرا لزوجتهن عثمان و ما زوجتها الا بوحی من السماء ، و ان رسول الله ﷺ لقی عثمان عند باب المسجد فقال یا عثمان هذا جبریل یخبرنی ان الله عز و جل قد زوجک ام کلثوم علی مثل صداق رقیة و علی مثل صحبتها ۔(طبرانی کبیر،مسند ام کلثوم بنت رسول اللہ، ج ۲۲،ص ۴۳۶،نمبر ۱۰۶۳)

ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ،حضور ؐ اپنی دوسری بیٹی کی قبر پر کھڑے تھے جو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھی ،تو آپؐ نے فرمایا،اے بیوہ کے باپ،اے بیوہ کے بھائی تم سنو، میں نے عثمان سے اس کی شادی کرائی تھی ،اگر میرے پاس دس بیٹیاں بھی ہوتیں ،تو میں ان سب کی عثمان سے نکاح کراتا، میں نے ان کا نکاح آسمان کی وحی کی وجہ سے کرایا ہے،اور یہ بات بھی ہے کہ،مسجد کے دروازے پر حضور ؐ سے حضرت عثمان کی ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا،اے عثمان یہ جبریلؑ ہیں، یہ خبر دے رہے ہیں کہ اللہ نے تمہارا نکاح ام کلثوم سے کرایا، رقیہ کا جتنا مہر تھا اسی کے بدلے میں،اور جس طرح آپ نے ان کی خدمت کی تھی،اسی انداز کی خدمت میں۔

اس حدیث میں تین باتیں ہیں

[۱] حضرت ام کلثوم کا نکاح اللہ نے کرایا تھا

[۲]حضرت عثمانؓ کتنے اچھے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اگر دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے دسوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرا دیتا

[۳]اور تیسری بات یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت رقیہ بنت رسولؐ کی خدمت کتنی کی ہوگی کہ، حضورؐ نے فرمایا کہ جس انداز میں آپ نے حضرت رقیہ ؓ کی خدمت کی ہے اسی انداز میں حضرت ام کلثومؓ کی بھی خدمنت کرنے کی امید میں اس کا نکاح تم سے کرا راہا ہوں

اس کا ذکر میں اس لئے بھی کرر ہا ہوں کہ بعض حضرات نے یہ الزام لگایا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو ستایا ہے ۔نعوذ باللہ من ذالک، اگر ایسا ہوتا تو حضورؐ دوسری بیٹی کا نکاح حضرت عثمان ؓ سے کیوں کراتے ،اور یوں کیوں فرماتے کہ اگر میرے پاس دس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے دسوں کا نکاح حضرت ثمان سے کرا دیتا۔۔ یہ سب صحابہ پر بلا وجہ الزام ہے۔ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔

حضور ؐ کے تمام رشتہ داروں سے محبت کرنے کی تاکید کی ہے

آپ ؐ کے جو رشتہ دار ایمان کے ساتھ انتقال فرمائے ہیں اللہ نے ان سے دل سے محبت کرنے کی تاکید کی ہے، چونکہ آیت میں اس کی تاکید ہے اس لئے یہ جز و ایمان ہے، ان میں سے کسی ایک کو نکالنا، صحیح نہیں ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد یہ ہے

7۔ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی ، و من یقترف حسنة نزدله فیها حسنا۔ (آیت ۲۳، سورت الشوری ۴۲)

ترجمہ۔ اے پیغمبر کافروں سے کہہ دو، کہ میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے رشتہ داری کے محبت کے، اور جو شخص کوئی بھلائی کرے گا ہم اس کی خاطر اس بھلائی میں مزید خوبی کا اضافہ کر دیں گے

کچھ حضرات نے کہا کہ اس سے صرف اہل بیت والے رشتہ دار مراد ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ قربی کا لفظ عام ہے اس لئے حضور ؐ کے تمام رشتہ دار مراد ہیں جو ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں

خاص طور پر یہ حضرات بہت قریب کے رشتہ دار ہیں ان سے دل سے محبت کریں

حضورؐ کی تمام بیویوں ۔خدیجہ ، عائشہ ، حفصہؓ، وغیرہ ، سے محبت کریں ،اس لئے کہ وہ آپ کی بیویاں ہیں
حضورؐ کی تمام بیٹیوں ۔فاطمہ، زینب، ، رقیہ، ام کلثومؓ سے محبت کریں ،اس لئے کہ وہ آپ کی بیٹیاں ہیں
حضورؐ کے تمام بیٹوں ۔ابراہیم، عبداللہ، قاسم ، سے بھی محبت کریں ،اس لئے کہ وہ آپ کے بیٹے ہیں
حضورؐ کے دونوں داماد ۔علیؓ ،عثمانؓ سے محبت کریں۔ اس لئے کہ وہ آپ کے دماد ہیں
حضورؐ کے نواسے۔حسن اور حسینؓ سے محبت کریں ۔اس لئے کہ وہ آپ کے نواسے ہیں
حضورؐ کے دونوں خسر۔ابو بکر، عمرؓ۔ سے محبت کریں ۔اس لئے کہ وہ آپ کے خسر ہیں
کیوں کہ یہ سب ذوی القربی [رشتہ دار] میں داخل ہیں ۔
آیت پر غور کریں
یہ مطلب اس وقت ہے جب قربی میں حضور کے رشتہ داروں کو شامل کریں، جیسا کہ کچھ مفسرین نے کیا ہے۔ ورنہ دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضور ؐ سے یہ کہلوا رہے ہیں کہ آئے اہل مکہ تمہارے ساتھ میری رشتہ داری ہے، اس کی رعایت کرتے ہوئے تم مجھے نہ ستاؤ [بلکہ بہتر یہ ہے کہ تم مجھ پر ایمان لے آؤ]

اس عقیدے کے بارے میں 7 آیتیں اور 43 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

میرے اساتذہ نے کتنا احترام سکھایا!

ناچیز کو آج بڑی خوشی ہے کہ میرے اساتذہ کرام نے یہ سکھلایا کہ
تمام نبیوں کا احترام کرو ۔اور دل سے محبت کرو۔
تمام رسولوں کا احترام کرو۔اور دل سے محبت کرو۔
تمام صحابہ کا احترام کرو۔اور دل سے محبت کرو۔
تمام اماموں کا احترام کرو۔اور دل سے محبت کرو۔
تمام ولیوں کا احترام کرو۔اور دل سے محبت کرو۔
تمام آسمانی کتابوں کا احترام کرو۔اور دل سے محبت کرو۔
بلکہ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ ہندو مذہب کے مقتداء کو بھی برا نہ کہوں ، بہت ممکن ہے کہ وہ اپنے زمانے کے ولی اور بزرگ ہوں ،اور بہت بعد میں لوگوں نے انکو کچھ اور بنا دیا ہو..... واہ رے احترام
میں نے اپنے مادر علمی [دار العلوم] میں کبھی بھی کسی مذہب والوں کے بارے میں نازیبا جملے استعمال کرتے نہیں سنا۔
آج دنیا کی حالت دیکھتا ہوں تو اپنے اساتذہ کی اس نصیحت پر دل سے دعائیں نکلتی ہیں
ناچیز ثمیر الدین قاسمی غفرلہ۔